تبصرہ کتب

سید احمد سعید ہمدانی، شمع جمال (تاریخ تصوف)، ناشاد پبلشرز، کوئٹہ / لاہور، مارچ ۱۹۹۵ء، ۲۵۰ ص ص، قیمت ۱۴۰ روپے

تصوف، کتاب و سنت سے الگ کوئی چیز نہیں بلکہ یہ شریعت اسلامیہ میں ہی شامل ہے۔ اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر اور بہ طریقہ احسن عمل پیرا ہونے کے لئے تصوف بہت ضروری ہے۔ گویا تصوف ایک قسم کا (Training) یا (Refresher) کورس ہے جو انسان کی روحانی اور ذہنی گمراہیوں کو دور کر کے اس کے دل و دماغ اور شخصیت کو صبغۃ اللہ میں رنگ دیتا ہے۔ اس طرح انسان احکام شریعت پر عمل کرنے میں آسانی اور روحانی خوشی محسوس کرتا ہے۔ تصوف اسلامی کا آغاز غار حرا کی تنہائیوں اور ریاضتوں سے ہوا مگر آج کی ہنگامہ خیز، مادیت پسند اور پریشان حال دنیا میں بھی اس کی اتنی ہی ضرورت و اہمیت ہے جتنی کہ قرون اولیٰ کی مبارک ساعتوں میں تھی۔

تصوف ہر دور میں ایک متنازعہ موضوع سخن رہا ہے کیونکہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ رہبانیت کی ایک شکل ہے جبکہ بعض اسے شریعت اسلامیہ کا مخالف اور متصادم قرار دیتے ہیں اور بعض اسے بدھ مت اور ہندو مت کا عکس قرار دیتے ہیں حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ اگر کوئی شریعت حقہ میں بدعات اور منکرات کو شامل کرتا ہے تو ہمیں اس بدعتی اور مفسد ذہن کی مخالفت کرنی چاہئے نہ کہ شریعت کی۔ اسی طرح اگر کسی نے تصوف میں غیر اسلامی نظریات اور طریقوں کو رواج دیا ہے تو ہمیں ان نظریات اور طریقوں کی مذمت کرنی چاہئے نہ کہ تصوف ہی کی نفی کر دینی چاہئے اور ویسے بھی تصوف ایک باطنی، روحانی اور ذاتی مشاہدے کا علم ہے۔ اس لئے تصوف کے مخالفین اکثر و بیشتر وہی لوگ ہیں جو ان روحانی احساسات اور مشاہدات سے کوسوں دور ہیں۔

پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی ملک کے ممتاز دانشور ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب کے علاوہ لگ بھگ پندرہ دیگر کتب کے مصنف ہیں جو تمام کی تمام تصوف اور صوفیاء کرام کے حالات کے بیان میں ہیں۔ پروفیسر صاحب

نہ صرف محقق اور مصنف ہیں بلکہ سلوک کی منازل بھی طے کر چکے ہیں اسی لئے ان کی تحریریں کسی "زاہد خشک" کی طرح بے جان اور بے اثر نہیں ہوتیں بلکہ قارئین کے لئے دل کش، دل پذیر اور دل نواز ہونے کے ساتھ ساتھ، ان کے قلب و ذہن کو مثبت انداز میں متاثر بھی کرتی ہیں۔

کتاب "شمع جمال" مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جن میں سے چند پہلے مختلف رسائل میں چھپ چکے ہیں اب انہیں دوسرے مضامین کے ساتھ افادۂ عام کے لئے کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ "شمع جمال" کے پہلے مضمون میں رسول اللہ ﷺ کے وجود مسعود کی روحانی جہت کی طرف بلیغ اشارے کئے گئے ہیں۔ پھر میلاد النبی ﷺ کی برکت سے، تاریخ و تہذیب عالم پر ہونے والے مثبت اثرات کو مجمل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد دربار رسالت سے براہ راست فیض یاب ہونے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ کے مختصر حالات درج ہیں کیونکہ یہ دونوں اصحاب تمام سلاسل طریقت کے پیر و مرشد ہیں۔ بعد کے تمام مضامین میں ان نفوس پاک کا تذکرہ ہے جو فقر و درویشی میں مختلف سلاسل کے بانی ہوئے اور جن کی تعلیم و تربیت نے برصغیر پاک و ہند کی تہذیب و ثقافت میں انقلابی اور روحانی تبدیلیاں پیدا کیں۔ یہ تبدیلیاں ایسی دیرپا اور دور رس ہیں کہ ان کے اثرات قیامت تک قائم و دائم رہیں گے۔ ان عظیم روحانی شخصیات کے تذکرے، ملفوظات کے علاوہ ان کے جاری کردہ سلاسل طریقت، خاص طور پر قادریہ، سروریہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، اکبریہ، نقشبندیہ، شاذلیہ اور ہمدانیہ کے شجرہ ہائے طریقت، ان سلاسل کی امتیازی خصوصیات اور تاریخی ارتقاء پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

"اساتذۂ تصوف" کے عنوان سے تین اکابر مشائخ طریقت و معرفت یعنی امام محمد الغزالیؒ (۴۵۰ھ -- ۵۰۵ھ)، شیخ الاکبر محی الدینؒ ابن عربی (۵۶۰ھ -- ۶۳۸ھ) اور مولوی جلال الدین محمد بلخی رومیؒ (۶۰۴ھ -- ۶۷۲ھ) کا ذکر خیر ہے کیونکہ ان کے علم و وجدان کے اثرات ہر طریقے میں سرایت کئے ہوئے ہیں اور تمام سلاسل میں ائمہ تصوف مانے جاتے ہیں۔

پروفیسر ہمدانی چونکہ خود بھی صاحب حال و قال ہیں اس لئے، کتاب کے آخر میں "تلقین و درس اہل نظر" کے عنوان کے تحت علیحدہ باب ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کسی نہ کسی سلسلہ میں بیعت ہونا ضروری ہے اور سلوک و طریقت کی منازل طے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد پر یقین کامل ہو، اخلاق و عادات اچھے ہوں، اخلاص عمل ہو، کسی مرشد کامل کی صحبت حاصل ہو اور عبادات و

ذکر الٰہی میں ذوق و شوق ہو، ہم مشرب و ہم مسلک لوگوں سے میل جول ہو، مسجد، مدرسہ اور خانقاہ میں بکثرت قیام ہو اور ساتھ ہی علم و عمل میں اعتدال و توازن ہو، تو انسان کو فراست مومنانہ، بیداری دل اور سعادت دارین حاصل ہو جاتی ہے۔

مصنف کے بقول "شمع جمال" میں تصوف کا تاریخی مطالعہ کیا گیا ہے (ص-۱۱) تاہم اپنے مضامین کے اعتبار سے مذکورہ کتاب، مختلف مشائخ طریقت کا تذکرہ تو ہو سکتی ہے، تاریخ تصوف نہیں کیونکہ کتاب میں تصوف کے تاریخی اور فکری ارتقاء پر بحث نہیں کی گئی ہے۔ "شمع جمال" اپنے موضوع پر ایک اچھی کاوش ہے مگر اچھوتی یا نئی نہیں ہے۔ کتاب کا سرورق رنگین اور دیدہ زیب ہے۔ کمپوزنگ بھی جاذب نظر ہے۔ پروف ریڈنگ امکانی حد تک توجہ سے کی گئی ہے۔ سفید کاغذ اور مضبوط جلد کے ساتھ قیمت مناسب ہے۔

مجیب احمد